رہے کہ یہاں سے اٹھیں اور جلوس نکالیں، لیکن اتنا تو ضروری ہے کہ ہر آدمی اپنی صلاحیت کے مطابق رائے عامہ ہموار کرے، لوگوں کو تیار کرے اور سود کی نحوستوں سے باخبر کرے۔

مولانا محبّ النبی صاحب کی دعا پر درس قرآن کی یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

بعد ازاں استاد جی کے ساتھ رائے ونڈ جانا تھا۔ میرے ایک دوست مولانا محمد فراز بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کا اصرار تھا کہ مولانا راشدی میری گاڑی میں رائے ونڈ جائیں۔ استاد جی ان کے ساتھ تشریف فرما ہوئے اور میں دوسری گاڑی میں بیٹھ گیا۔ راستے میں عصر کی نماز پڑھی اور مغرب سے چند ساعتیں قبل رائیونڈ پنڈال میں پہنچ گئے۔ مولانا فراز کے پاس خواص کے حلقے میں جانے کا ''پاس'' تھا لیکن استاد جی نے کہا کہ مجھے پروٹوکول سے طبعی مناسبت نہیں، اس لیے سیدھا پنڈال پہنچے جہاں حضرت مولانا نذر الرحمٰن کا بیان شروع تھا۔ ہم منڈی بہاؤ الدین کے حلقے میں بیٹھے۔ مولانا عبد الماجد شہیدی نے وہاں کے مقامی لوگوں سے ملاقات کروائی۔ استاد جی نے اپنے شاگرد مفتی خالد محمود کا نکاح پڑھانا تھا جو مسلسل رابطے میں تھے۔ انہوں نے استاد جی سے کہہ رکھا تھا کہ میرا نکاح آپ نے پڑھانا ہے اور پڑھانا بھی تبلیغی اجتماع میں ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے رفقاء سمیت تشریف لائے۔ استاذ جی نے نکاح پڑھایا اور چھوہارے تقسیم ہوئے۔ مغرب کے بعد مولانا احمد لاٹ صاحب کا بیان تھا۔ بڑے جوش میں بیان فرما رہے تھے۔ میرے ایک دوست مولانا شاہد صاحب بھی سال میں چل رہے تھے۔ ان سے بھی ملاقات ہوئی۔ رائے ونڈ اجتماع میں تقریباً تین گھنٹے گزارنے کے بعد ہم گوجرانوالہ واپس روانہ ہو گئے۔

گوجرانوالہ کی دینی جماعتوں اور تاجر برادری کا اجلاس

گوجرانوالہ......شہر کی مختلف دینی جماعتوں اور تاجر برادری کے راہ نماؤں کے ایک مشترکہ اجلاس میں صدر پاکستان جناب ممنون حسین سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اسلامیان پاکستان کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے غازی ممتاز حسین قادری کی سزائے موت کو معاف کرنے کا اعلان کریں، جبکہ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ دستور کی واضح ہدایات کے مطابق ملک میں سودی نظام کے خاتمہ کے لیے فوری عملی اقدامات کیے جائیں۔ یہ اجلاس گزشتہ روز چیمبر آف کامرس کے ہال میں مرکزی جمعیۃ اہل حدیث کے راہ نما مولانا مشتاق احمد چیمہ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، جماعت اسلامی کے راہ نما جناب مظہر اقبال رندھاوا، جمعیۃ علماء اسلام (ف) کے ضلعی سیکرٹری جنرل چودھری بابر رضوان باجوہ، جمعیۃ علماء اسلام (س) کے ضلعی امیر حافظ گلزار احمد آزاد، اور تاجر راہ نماؤں حاجی نذیر احمد جموں والے، اور میاں فضل الرحمٰن چغتائی کے علاوہ مولانا شاہ نواز فاروقی، مولانا جواد قاسمی، مفتی محمد نعمان، مولانا محمد عبد اللہ راتھر اور دیگر حضرات نے خطاب کیا۔

مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان کے اسلامی تشخص کا تحفظ اور ناموس رسالتؐ کی پاسداری ہم سب کی

مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اس لیے صدر مملکت کو چاہیے کہ وہ سیکولر حلقوں کے دباؤ میں آنے کی بجائے ملک کے عوام کے جذبات کا خیال رکھیں اور ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے تقاضوں کو پورا کریں۔

مقررین نے کہا کہ سودی نظام کا خاتمہ ہماری دینی ضرورت کے ساتھ ساتھ دستوری تقاضا ہے اور ملکی معیشت کو بین الاقوامی استحصال سے نجات دلانے کا راستہ بھی ہے، اس لیے حکومت ٹال مٹول سے کام لینے کی بجائے دستوری ہدایات پر فوری عملدرآمد کا آغاز کرے۔

اجلاس میں تحریک انسداد سود پاکستان کی طرف سے ماہ نومبر کو پاکستان کے اسلامی تشخص کے تحفظ اور سودی نظام کے خاتمہ کی خصوصی جدوجہد کے طور پر منانے کے فیصلے کی حمایت کی گئی اور طے پایا کہ گوجرانوالہ میں اس سلسلہ میں دو نمائندہ اجتماعات ہوں گے۔ نومبر کے دوسرے ہفتہ کے دوران تاجر برادری کی طرف سے سیمینار منعقد کیا جائے گا اور مہینہ کے آخری عشرہ میں علماء کرام، دینی کارکنوں اور دیگر طبقات کے نمائندوں کا مشترکہ کنونشن منعقد کیا جائے گا جس کی میزبانی مرکزی جمعیۃ اہل حدیث کرے گی۔ جبکہ خطبات جمعہ میں ملک کے اسلامی تشخص کے تحفظ (۱) سودی نظام کے خاتمہ (۲) عقیدۂ ختم نبوت و ناموس رسالتؐ کی پاسداری (۴) ملکی سالمیت و دفاع کے دینی تقاضوں کے عنوانات پر علماء کرام تفصیلی روشنی ڈالیں گے۔ اجلاس میں سیٹلائیٹ ٹاؤن تھانہ گوجرانوالہ میں انسداد سود ایکٹ کے تحت ایک پرائیویٹ سودخور شہری کے خلاف مقدمہ کے اندراج کا خیر مقدم کیا گیا اور دینی کارکنوں سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنے علاقوں میں نظر رکھیں اور انسداد ایکٹ کے تحت مقدمات کے اندراج کا اہتمام کریں۔

اجلاس میں بزرگ عالم دین مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی دینی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا گیا اور ان کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

پاکستان شریعت کونسل کا اجلاس

پاکستان شریعت کونسل کی مرکزی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس 14 نومبر کو مرکز حافظ الحدیث درخواستیؒ حسن ابدال میں مولانا فداء الرحمٰن درخواستی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (ف) کے قائم مقام سیکرٹری جنرل مولانا محمد امجد خان، جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (س) کے سیکرٹری جنرل مولانا عبد الرؤف فاروقی اور متحدہ علماء کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا عبد الرؤف ملک نے خصوصی دعوت پر شرکت کی اور شرکاء اجلاس کو ملک کی موجودہ صورت حال کے حوالہ سے بریفنگ دی۔ مولانا زاہد الراشدی نے اجلاس میں ملک کی عمومی صورت حال کا جائزہ پیش کیا اور تحریک انسداد سود کی سرگرمیوں سے شرکاء اجلاس کو آگاہ کیا۔

اجلاس میں اس امر پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا کہ ملک کو دھیرے دھیرے سیکولرازم کی طرف دھکیلا جا رہا ہے اور اسلامی تشخص کو کمزور کرنے کی مہم ہر سطح پر جاری ہے۔ مگر دینی و علمی حلقوں میں بیداری دکھائی نہیں دے رہی۔ جبکہ دستور پاکستان میں وطن عزیز کے اسلامی تشخص کے تحفظ اور اسلامی اقدار و روایات کی ترویج کو حکومت کی ذمہ داری

قرار دیا گیا ہے۔ اجلاس میں سپریم کورٹ کے اس فیصلے پر تحفظات کا اظہار کیا گیا جو اکیسویں آئینی ترامیم کے حوالہ سے سامنے آیا ہے اور جس میں دستور کے ناقابل ترمیم حصوں میں اسلامی دفعات کو شامل نہیں کیا گیا۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ ملک کی تمام دینی قوتوں اور پاکستان کے اسلامی تشخص پر یقین رکھنے والے حلقوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ متحد ہو کر دستور کی اسلامی بنیادوں کا تحفظ کریں اور پاکستان کو لبرل ازم کے نام پر لادین ریاست بنانے کی سازش ناکام بنا دیں۔

اجلاس میں سپریم کورٹ کے ایک محترم جج کے ان ریمارکس کو بھی افسوسناک قرار دیا گیا کہ ملک سے سودی نظام کو ختم کرنا عدالت عظمیٰ کی ذمہ داری نہیں ہے اور جو سود کھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے خود پوچھے گا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ دستور کی عملداری کی نگرانی کرنا سپریم کورٹ کی بنیادی ذمہ داری ہے اور دستور میں حکومت سے واضح طور پر کہا گیا ہے کہ وہ ملک کو جلد از جلد سودی نظام سے نجات دلائے۔

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ صدر پاکستان سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ غازی ممتاز حسین قادری کی سزائے موت معاف کرنے کا اعلان کر کے اس سلسلہ میں اسلامی پاکستان کے جذبات کی پاسداری کریں۔ اجلاس میں ملک کی دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے اور اس حوالہ سے سربراہی اجلاس کے اہتمام کی کوششوں کا خیر مقدم کیا گیا اور مولانا فضل الرحمٰن اور مولانا سمیع الحق سے اپیل کی گئی کہ وہ اس سلسلہ میں موثر کردار ادا کریں۔ اجلاس میں طے پایا کہ پاکستان شریعت کونسل کے سربراہ مولانا فداء الرحمٰن درخواستی دینی جماعتوں کے سربراہوں بالخصوص مولانا فضل الرحمٰن اور مولانا سمیع الحق سے ملاقات کر کے ان تک پاکستان شریعت کونسل کے جذبات پہنچائیں گے۔

اجلاس میں پاکستان اور بھارت کی سرحد پر بھارتی فوج کی اشتعال انگیز کاروائیوں کو علاقائی امن کے لیے خطرناک قرار دیتے ہوئے عالمی رائے عامہ سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ بھارت کے اشتعال انگیز رویے کا نوٹس لے اور امن عامہ کی صورت حال کو بگڑنے سے بچایا جائے۔ ایک اور قرارداد کے ذریعہ بھارت میں مودی حکومت کی فرقہ وارانہ پالیسیوں سے پیدا شدہ صورت حال کو تشویش ناک قرار دیا گیا اور کہا گیا ہے کہ ان کاروائیوں سے فرقہ وارانہ تشدد کو فروغ مل رہا ہے اور بھارت میں بسنے والی مذہبی اقلیتوں کی جان و مال خطرے میں پڑ گئے ہیں۔ قرارداد میں بین الاقوامی اداروں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ بھارت میں فرقہ ورانہ کشیدگی میں اضافے کو روکنے کے لیے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔ اجلاس میں طے پایا کہ پاکستان شریعت کونسل کے زیر اہتمام (۱) ملک کے نظریاتی تشخص کے تحفظ (۲) سودی نظام کے خاتمہ (۳) فحاشی کے سد باب اور (۴) نفاذ اسلام میں عملی پیش رفت کے لیے مختلف مقامات پر ''علماء کنونشن'' منعقد کیے جائیں گے، جبکہ مارچ کے دوران اسلام آباد میں مرکزی کنونشن کا اہتمام کیا جائے گا۔